# ادبیات

## نذرِ عقیدت (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حضور میں)

جناب سعادت نظیر

تمام گلشنِ عالم ہے مطلعِ انوار — تجلیات کا آئینہ ہے کہ صبحِ بہار؟
منائیں جشنِ طرب دل کا یہ تقاضا ہے — کہ زندگی کو ملا آج زندگی کا وقار
کلی کلی میں ہیں رنگینیاں حقیقت کی — فضا فروغِ بہاراں سے بن گئی گلنار
ہر آشیاں ہے سکون و قرار کا مرکز — حیات ساز ہیں گلشن گدازِ برق و شرار
زباں پہ نامِ مبارک ہے، غوثِ اعظمؒ کا — وہ جس کے دل کی ہے تخلیق جذبۂ ایثار
وہ، جس نے حسنِ عمل سے بڑھائی شانِ حیات — بدل دی جس کے ارادوں نے وقت کی رفتار
دلوں پہ جس کے شعورِ نظر کا سکہ ہے — دکھائے جس نے زمانے کو جوہرِ کردار
وہ ترجمانِ رسالت، وہ بولتا قرآن — سکھایا جس نے بشر کو سلیقۂ گفتار
رہِ وفا کا جسے راہبر کہے دنیا — وہ، جس نے کر دیا آسان جادۂ دشوار
بقا کا راز ہے جس کے ہر اک اشارے میں — بلند کر دیا جس نے حیات کا معیار

نظیرِ خستہ کے اُس پر سلام، لاکھوں سلام
خزاں میں جس نے جہاں کو دیا پیامِ بہار

## غزل

جناب قمر مرادآبادی

خوش ہوں کہ غم کا رازِ دلِ پُرمحن میں ہے — جس انجمن کی بات تھی اُس انجمن میں ہے
اب کارواں لٹے کہ رہے اس کا غم نہیں — اک مستقل خلش تو دلِ راہزن میں ہے
ہم بھی یہاں بہار و خزاں کے شریک ہیں — جب تک کہ آشیانہ ہمارا چمن میں ہے
بجھ جائیں گے چراغ تو ہم دل جلائیں گے — اک شمع آخری تو ابھی انجمن میں ہے
اک سامنے کی بات تھی گلشن کا حادثہ — کس کو خبر نہ تھی کہ نشیمن چمن میں ہے
دل میں لگا کے آگ بڑے مطمئن تھے آپ — اب یہ گلہ بھی کیوں ہے کہ گرمی سخن میں ہے
گلہائے نو بنو تو فریبِ بہار ہیں — اپنے ہی آشیانہ کی رونق چمن میں ہے
وہ بھی تھا اک قصور کہ گلشن کو چھوڑتے — یہ بھی ہے اک خطا کہ نشیمن چمن میں ہے

ڈر ہے خیالِ دوست پریشاں نہ ہو قمر
تلخی سی آج کچھ مرے طرزِ سخن میں ہے